Registered

L. No. 89.

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۲) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے - ۲۳- مارچ سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

مبارک وفات ہمارے ناظرین یہ خبر سنکر افسوس کرینگے کہ لودیانہ کی کلیسیا کے معزز بزرگ اور رکن الاعظم اور مشن پریس کے مینیجر یعنی مسٹر ایم داؤس ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو تقریباً دو بجکر ۲۰ منٹ پر دوپہر کے بعد قریب ایک سال بیمار رہکر اپنی محنتوں سے آرام کرنے کے لئے خداوند میں سوگئے۔ ہم آئندہ ہفتے انکی نسبت مفصل لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ناظرین میں سے اگر کسی صاحب کو انکی زندگی کا کوئی واقعہ معلوم ہو کہ جس سے انکی سوانحعمری لکھنے میں مدد مل سکے مہربانی کر کے اسسٹنٹ ایڈیٹر نورافشاں کے پاس جسقدر جلد ممکن ہو ارسال فرما دیں عنایت ہوگی آخر میں ہم انکو رشتے داروں اور دوستوں کے لئے دعا کرتے ہیں کہ خداوند اُن کو وہ تسلی جو دنیا نہیں دے سکتی عنایت فرماوے آمین۔ ثم آمین - اسسٹنٹ ایڈیٹر

انجمن حمایت اسلامیہ کے سالانہ جلسہ پر جو سہارنپور میں ہوگا حکام ریلوے نے ۹ سے ۱۸ اپریل تک دس یوم کے لئے کرایہ نصف کر دیا ہے بشرطیکہ سٹیشن روانگی سے سہارنپور تک مسافت ۵۰ میل سے کم نہو۔ اس کے متعلق کل خط و کتابت جنرل سکریٹری انجمن حمایت اسلام لاہور سے کرنی چاہئے ⁂ **یکم** مارچ کو مرزا صاحب کو پھر الہام ہوا ہے کہ زلزلہ آنیکو ہے۔ **لاہور** کے گورنمنٹ کالج کے نئے پروفیسر آف کیمسٹری مسٹر برنرڈ موٹ جونس اس ماہ کے اختتام پر تشریف لانے والے ہیں۔ آپ نے کیمسٹری میں اول درجہ کا امتحان پاس کیا ہے۔

واشنگٹن کی سینٹ نے جزائر فلپائین میں مستورات اور بچوں کے قتل کی تعداد اور کیفیت تامہ دریافت کرنے کے بارے میں ایک رزولیوشن پاس کر دیا ہے۔ **مقامات** ہوائی اور سموا واقع بعید پسیفک میں ایک آتش فشان تصادم واقع ہوا جس کی وجہ سے تین دیہات برباد ہوگئے۔ **محکمہ** جنگلات کے انسپکٹر جنرل مسٹر ارڈلی ولموٹ کلکتہ سے ڈیرہ دون کو روانہ ہوگئے۔ **اکسائیز** کمشن لاہور میں اپنی تحقیقات ختم کر کے راولپنڈی کو روانہ ہوگئی ہے۔ **ماسوائے** اس چاندی کے جو اسوقت تحت الضرب ہے اور جسکی قیمت ۸۰۵۲۱۵۱۴ روپیہ ہے گورنمنٹ ہند نے ہفتہ مختتمہ ۱۶ مارچ میں ۷۰ لاکھ تولہ چاندی سکہ بنانے کے لئے اور خریدی ہے جو بمجات تمام مسکوک ہو جائیگی۔ **گورنمنٹ** ہند تجویز کر رہی ہے کہ سنہ ۷-۱۹۰۶ء کے اندر ریلوے اور آبپاشی کے کاموں کے لئے ساڑھے چار کروڑ روپیہ قرضہ لے۔ اس رقم میں اس کو کمی و بیشی کرنے کا بھی اختیار کلی ہے۔ **جرمن** معدن الفحم کی سنڈیکیٹ نے کوریر کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے پانچہزار پونڈ چندہ دیا ہے۔ **کوریر** میں اندر کسٹ لوگ ہڑتال کی ترغیب دے رہے ہیں۔ حکام مشوش ہیں اور انہوں نے ایک رسالہ طلب کر لیا ہے۔ **لعدگی** خبر ہے کہ پاس ڈے کلائیس کی معدالفحم اسی ہزار مزدوروں کے ہڑتال کی دھمکی دگیئی ہے۔ ۶۰ ہزار مزدوروں کی ہڑتال اس وقت ہے۔ **مسافران** جہاز جیپنی میں جو جدہ سے بمبئی میں وارد ہوا ہے چیچک پھوٹ نکلا ہے۔ اس میں ۳۰۴ مسافر ہیں — **بروز سنیچر** ۲۴ مارچ کو لیڈی ایچیسن ہسپتال کے متعلق سالیانہ جلسہ گورنمنٹ ہوس لاہور میں منعقد ہوگا اور اسمیں ہز آنر سر چارلس ریواز صاحب بہادر کرسی نشین ہونگے

امسال شاہ معظم کی اردلی میں یہ پنجابی مسلمان افسر ہونگے۔ رسالدار میجر محمد علی بیگ سردار بہادر رسالہ نمبر ۹ - رسالدار میجر علی گوہر خان بہادر ۲۷ ویں رسالہ۔ صوبہ دار دلیل خان بہادر ۲۵ ویں کوہستانی توپخانہ - اور صوبیدار میجر الم دین ۱۳ ویں بلوچی **لفٹننٹ** گورنر صاحب بہادر نے سرگودھا کے نزدیک نہر جہلم کی بستی میں سانڈ بیلوں کی پرورش کی سکیم کو قبول کر لیا ہے ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ کا خرچ منظور کیا گیا ہے - **امرتسر** پٹی ریلوے کمپنی کے ڈائرکٹران توقع کرتے ہیں کہ یہ سڑک برسات کے اختتام سے پہلے پہلے جاری ہو جاویگی ⁂ **برازیل** میں طوفان اور تزلزل الارض سے پچاس سے زیادہ آدمی ہلاک اور بہت سے مجروح ہوگئے۔ **کاگی** واقعہ فارموزا میں ایک سخت زلزل آیا سینکڑوں آدمی ہلاک اور مجروح اور سینکڑوں عمارتیں منہدم ہوگئیں ⁂ **برطانیہ** اور روس کے سفیر قسطنطنیہ میں اپنے فرائض منصبی کر رہے ہیں تاکہ ٹرکی اور فارس کی سرحدی بستی قایم ہو جاوے۔ **جزیرہ** انڈمان میں ایک قیدی باشندہ شمالی ہند نے مسٹر ڈوئیل افسر بندرگاہ کی بیم کو درانتی سے ہلاک کردیا۔ وجہ میم ڈوئیل کی ناراضگی تھی کہ نوکر اچھا کام نہیں کرتا۔ اس کے ساتھ ہی مسز اینڈرسن بھی زخمی ہوئی۔ بچہ کو آیا نے بچا لیا شور و غل کر نے پر اردلی آگئے۔ قاتل گرفتار ہوا دوسرے روز مقدمہ کی سماعت ہو کر قاتل کو پھانسی دیگئی **آگرہ** میں بدھو خان نامی ایک شخص نے اپنی نوجوان لڑکی کو جنگل میں لیجا کر قتل کر کے لاش دفن کر دی۔ قاتل گرفتار لاش برآمد وجہ نامعلوم۔ **ڈیرہ دون** میں شعاع رونٹجن کا ایک مدرسہ کھولا جائیگا جہاں ڈاکٹروں کو رونٹجن شعاعوں کے ذریعہ سے علاج کرنے کی ترکیب بتائی جائیگی ⁂

لودیانہ میں ۲۳ مارچ کو خوب بارش ہوئی

ایڈیٹوریل نوٹس

ہائے ذات پات کا تعصب تیرا ستیاناس

ہندوستان میں دیگر ممالک کی نسبت بعض ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو اس کی دینی دنیاوی ترقی و بہبودی میں از حد خطرناک اور بھاری روکاوٹیں ہیں۔ اور وہ ہندوستان کے باشندوں کے درمیان خواہ وہ کسی مذہب یا قوم کے کیوں نہوں ایسی جڑ پکڑ گئی ہیں کہ صدیوں کا تجربہ ہو چکا ہے کہ اب انکا اس ملک سے نکلنا انسانی طاقت اور کوشش سے بالکل بعید ہے منجملہ دیگر روکاوٹوں کے چھوت - چھوٹ - اور ذات پات کا امتیاز ہندی باشندگان کے رگ و ریشہ میں ایسا ساری اور جاری ہے کہ باوجود اس قدر لکچروں اور وعظوں اور کتابوں کے بھی جنکا انیسویں صدی میں کچھ حد حساب ہی نہیں رہا وہ یہاں سے نکلنے کا نام تک نہیں لیتا۔ تمام مذاہب کے لوگ یکزبان ہوکر اس خیال کو معیوب سمجھتے اور مطعون کرتے ہیں مگر عمل میں اس کا ذرا سا بھی اثر نظر نہیں آتا - اس مرض ناہنجار کی وسعت یہاں تک ہی محدود نہیں بلکہ غیر ممالک کے باشندگان ہند میں بھی اس نے بہت کچھ اثر پیدا کر رکھا ہے - ہم اس امر کو اول ایک تازہ مثال سے ظاہر کرتے ہیں - جہلم کے ایک اخبار بحوالہ اخبار عام نے پنڈدادنخان کی میونسپلٹی کی ایک عجیب کارروائی درج کی ہے کہ کثرت ووٹوں سے یہاں پر ایک موچی بھی ممبر کمیٹی بنگیا تھا - اس پر دیگر ممبران نے سخت ناراضگی ظاہر کی اور کہا کہ اگر یہہ موچی ہمارے برابر کرسی پر بیٹھنے کا مستحق بنا دیا گیا تو ہم سب ممبر استعفا دینے کو تیار ہیں - دیگر ممبران کی اس ناراضگی اور کدورت خاطری سے مجبوراً وہ بیچارہ موچی اس عہدہ سے معزول کیا گیا - اور شہر میں اس کی بابت اس کارروائی سے اس کی بڑی بھاری ہتک ہوئی - نہایت افسوس کا مقام ہے - شاید یہہ تحریک اسوجہ سے ہوئی کہ پنڈدادنخان کی میونسپل کمیٹی میں اکثر ممبران ہندو ہونگے - ہندو بھائیوں کی طرف سے اس قسم کی حرکت کا ہونا کچھہ تعجب نہیں ہے کیونکہ یہہ تو انکی مذہبی کتابوں وید شاستروں کا اصول اور حکم ہے - ان کے عقیدہ کے مطابق اس اصول کی پابندی انپر فرض ہے مگر ہمیں تو مسیحیوں پر زیادہ افسوس آتا ہے کہ انھیں بھی اس موذی اور مہلک مرض نے بکثرت اثر کر رکھا ہے - اور یہہ بیج ان کے اندر بھی بیطرح اگتا اور بڑھتا اور پھولتا پھلتا ہے - باوجود انجیل کی متحد کر دینے والی تعلیم اور باہمی یگانگت کے اعلیٰ تصور اور بینظیر ہدایات و نمونہ جات کے یہہ قبیح خیال ذہنوں میں ایسا جاگزین ہے کہ خدا پناہ - اسکی حد عام مسیحیوں ہی میں محدود نہیں ہے بلکہ پادری صاحبان اور مشنری صاحبان بھی عموماً اس کے شکار ہو گئے ہیں - اور اس موذی درندے کے پنجے میں ایسے آ گئے ہیں کہ بعض حالتوں میں تو اس سے رستگاری محال بلکہ ناممکن معلوم ہوتی ہے - یہی ایک وجہ ہے کہ ہند میں مسیحی مذہب خاطر خواہ پھیلنا نہیں پاتا - کلیسیا میں عناد و تفرقہ - نخوت و نفرت - خود غرضی و بے رحمی اس مادر ناہنجار و بدسگال کے توام فرزندوں کا دور دورہ ہے ماسوائے دیگر امور کے عشار ربانی میں علیحدہ علیحدہ پیالوں کا ہونا انکی موجودہ مثال ہے - کاشکہ خداوند اس مہلک مرض اور موذی درندہ کو اپنے باغ کلیسیا میں سے نکال کر اتحاد و یگانگت کی سچی روح پھونک دے ؎

کل ہندوستان کی سودیشی نمائش کلکتہ میں کالج

وائی ایم سی اے - کی زیر حمایت ہر قسم کی سودیشی اشیا کی نمائش ۱۳ مارچ بروز سنیچر اڈاوں ہال ۸۶ کالج سٹریٹ میں منعقد ہوگی - یہہ نمائش عام ہوگی سب سے عمدہ نمائشین کو اُس کے متعلق سرٹیفکیٹ بھی دیئے جائینگے - جو کاریگران نمائش گاہ میں اپنی اشیا بھیجنا چاہتے ہیں وہ ۸۶ کالج سٹریٹ کے پتہ پر نمائش کے سیکرٹری سے خط و کتابت کریں کلکتہ کے میونسپل کارپوریشن کے صدر مجلس آنریبل سی ایچ ایچ آلن صاحب سے درخواست کیگئی ہے کہ اس نمائش میں کرسی نشین ہو کر جلسے کو اعزاز بخشیں ؎

آئینہ حکمت یا رسالہ علم فزیالوجی - مصنفہ بمولفہ

رائے صاحب لالہ متھراداس صاحب پنشنر سب انجنیر مہتمم فیسر سائینٹفک میگزین وغیرہ وغیرہ - لالہ تانومل اگروال مالک قیصر ہند بک ایجنسی لودیانہ سے ۵ر قیمت پر دستیاب ہوسکتا ہے - اس رسالہ میں جسم انسانی کا ڈھانچہ اور اس کا پورا حال معہ تصاویر درج کیا ہے - کتاب دلچسپ اور قابل دید ہے - اس علم کے مبتدیان کے لئے عمدہ ہینڈبک ہے - جسم انسانی کی حقیقت کا خاکہ اختصاراً ذہن نشین ہوسکتا اور اکثر روزمرہ کی باتیں اور ضروری معلومات متعلق ابدان انسان معلوم ہوسکتی ہیں - اس علم کے متعلق مبسوط کتابوں کے مطالعہ کے لئے یہہ کتاب عمدہ تمہید ہے ؎

کرسچن گرلس ہائی سکول ڈیرہ دون

یہہ مدرسہ اے پی مشن کے متعلق شمالی ہند میں قریب تیس سال سے زیادہ عرصہ سے قائم اور جاری ہے اور اعلیٰ درجہ کی تعلیمی اور اخلاقی تربیت کی وجہ سے مشہور ہے - بڑے پرفضا و صحت افزا مقام میں آباد ہے - الہ آباد یونیورسٹی کے امتحانات میں ہر سال اس نے بڑی عمدہ کامیابی دکھلائی ہے - ۱۹۰۹ء میں الہ آباد یونیورسٹی کے متعلق اس میں سے تین امیدواروں نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا - ایک متعلمہ درجہ اول میں کامیاب ہوئی - اور سات طلبا سنڈل میں پاس ہوئیں جنہیں سے تین کو سرکاری وظیفہ ملا - بورڈرز کی تعداد کا شمار روز بروز ترقی پر ہے - علاوہ بورڈرس کے کئی ایک طلبا اڑدگرد

امریکہ کی کاروباری عورتیں:۔ یہہ بالکل صحیح ہے کہ امریکہ کی عورتیں سپاہی اور ملاح نہیں ہیں اور نہ محکمۂ تار و ٹیلیفون کے ادنے کارندوں کے صیغہ میں ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ امریکن عورتیں ہر ایک پیشے اور صیغے میں دیکھی جاتی ہیں جیسا کہ ضخیم رپورٹ مردم شماری سے ظاہر ہوتا ہے کہ مردوں کے ۳۰۳ پیشوں میں سے ۳۰۰ میں عورتیں مصروف ہیں ؛

۱۹۳ عورتیں لوہار کا کام کرتی ہیں۔ اور ۱۹۰ عورتیں اصطبل کے راشن اور نوکروں کی پوشاکوں کی محافظ ہیں آٹھ عورتیں سٹیم بائیلر بنانے کا کام کرتی ہیں۔ ۶۲۱ عورتیں سیسہ ڈھالنے اور رنگ بھرنے کا کام کرچکی ہیں۔ کئی مکانوں کی چھتیں ڈالنے کا کام کرتی ہیں۔ ۴۰۹ عورتیں بجلی کا کام کرتی ہیں۔ ۱۴۱ سناری کا کام کرتی ہیں۔ ۱۲۷ پتھر گھڑنے اور اینٹیں بنانے کا کام کرتی ہیں۔ ۵۴۵ نجاری کا کام کرتی ہیں۔ ۵۰۴ عورتیں پلاستر کا کام کرتی ہیں۔ اور ۱۷۵۹ مکانوں میں نقاشی اور رنگ کرنے کا کام کرنے والیاں ہیں اور ۲۴۱ کاغذ لٹکانے والیاں ہیں۔ لیڈی ڈاکٹروں کی کل تعداد ۷۳۸۷ ہے اور دندان ساز عورتیں ۸۰۷ ہیں۔ آرٹ کی استانیاں اور آرٹسٹ عورتوں کی تعداد ۱۱۰۲۱ ہے ۔ ۲۱۹۳ عورتیں اخبار نویسی کا کام کرتی ہیں۔ اور ۱۰۱۰ عورتیں قانون پیشہ ہیں ؛ (رہبر پنجاب)

جاپانی کسان کی بیوی:۔ اگرچہ جاپانی کسان کی قسمت میں محنت و مشقت بدی ہو۔ تو اس کی بیوی اس سے بھی زیادہ محنتی ہوتی ہے۔ وہ نہ صرف کھیت میں کام کرتی ہے بلکہ امور خانہ داری کا اہتمام اور بچوں کی پرورش کا بار بھی اُسی کے کندھوں پر ہوتا ہے۔ ابتدا ہی سے جاپانی لڑکی کو والدین کی فرمانبرداری کی ہدایت کی جاتی ہے۔ جب وہ شادی کے لائق ہوجاتی ہے تو اس کی والدہ اُسے تین نصیحتیں کرتی ہے ؛

(۱) اپنی ساس اور سُسر اور دیورانی و جٹھانی سے مہربانی سے پیش آنا۔

(۲) علی الصبح اٹھنا اور سب کے پیچھے سونا۔ اور دن کو بالکل نہ سونا۔

(۳) گھر کا انتظام عمدہ کرنا اور ہر ایک بات میں جُزرسی کا خیال رکھنا ؛

خاوند ابھی پڑا سوتا ہے کہ بیوی جلدی جلدی ہاتھ منہ دھو اور کپڑے پہنکر صبح کا کھانا تیار کرتی ہے۔ جب گھر کے دوسرے آدمی بیدار ہو جاتے ہیں تو تمام بستروں کو اُٹھاکر ایک کونے میں رکھدیتی ہے۔ اس کے بعد دسترخوان بچھتا ہے۔ جو چیزیں پکی ہوتی ہیں۔ بیوی نکالتی جاتی اور ہر ایک کو بانٹی جاتی ہے۔ جب سب آدمی کھا چکتے ہیں تو پھر آپ کھاتی ہے۔ جب خاوند اپنے معمولی کام پر چلا جاتا ہے تو بیوی تمام جھوٹھے برتنوں کو اُٹھاکر صاف کرتی ہے۔ یا تو کنوئیں پر یا قریب کے نالہ پر برتنوں کو اچھی طرح دھوکر صاف کرلیتی ہے ؛ (رہبر پنجاب)

امریکن پرسبٹیرین بورڈ کی فیاضی و عالی حوصلگی۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ چند ماہ کا عرصہ گذرا ہے کہ ہمنے چین میں پرسبٹیرین چرچ کے پانچ امریکن مشنریوں کے چین کی رعایا سے قتل کئے جانیکی وحشت اثر خبر دی تھی۔ اب چونکہ اس کے متعلق سزائی معاوضہ کا سوال اُٹھا تو پرسبٹیرین بورڈ نے کسی قسم کے سزائی معاوضہ لینے کا قطعی فیصلہ کردیا۔ یہہ فیصلہ وزیر چین مقیمی واشنگٹن کی خدمت میں بھیجا گیا تھا۔ اس کے جواب میں انہوں نے پرسبٹیرین بورڈ کے سکرٹری کو ذیل کا خط تحریر کیا ؛

جنابمن۔ آپ کا خط مورخہ ۲۲ ماہ حال ابھی موصول ہوا۔ جسمیں آپ نے بتیجہ واقعہ چین میں آپکے مشنری صاحبان کے قتل کئے جانے کے معاوضہ کے بارے میں جو سوال اٹھا تھا۔ اپنے بورڈ کی رائے سے مجھے سرفراز کیا۔ مجھے اس کے پڑھنے سے خاص تسکین ہوئی کہ آپ کے بورڈ نے اس قسم کے سزائی معاوضہ کے نہ لینے کا بالاتفاق فیصلہ کرلیا ہے۔ میں نے اپنی سرکار کو تمہارے بورڈ کی معاملہ ہذا میں اس مصالحتی وطیرہ کے مشورہ دینے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔ اور مجھے یقین ہے کہ جیسا خود میں نے اس کو گرانبہا تصور کیا ہوا ہے ویسی میری سرکار بھی بالضرور کریگی ؛

میں نے بڑی دلچسپی سے اس اختصار کا بھی مطالعہ کیا ہے جو مقتول مشنری صاحبان میں سے ایک صاحب پادری جان رو جرس پیتیل کے ایک خط میں سے کیا گیا ہے۔ مجھے اُن کے الفاظ نبوی حلقہ میں نظر آتے ہیں۔ اُس کی اس بیوقت موت میں امریکہ کے ہاتھ سے ایک شریف فرزند اور چین کے ہاتھ سے ایک سچا دوست جاتا رہا ؛

(منقتبسہ از دنیا نو دیا) آپکا صادق چن تنگ چنگ

واقعی یہہ بڑی عجاری اور انسانی عالی حوصلگی اور خداوند کے اس قول اور فرمان کی ایک قابل تقلید تعمیل ہے کہ "تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ ...... لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا ....." (متی ۵: ۳۸ و ۳۹)۔ اس سے چین کی رعایا اور سرکار پر بڑا بھاری عملی اثر ضرور پڑ گیا ہوگا۔ اور امید قوی ہے کہ بہت سے لوگ اس معاملہ کو دیکھکر مسیحی ہوگئے ہوں گے ؛

نہایت ہی عظیم الشان اور کثیر التعداد تاوان دنیا میں سب سے بڑا تاوان جو بلا توقف اور بڑی مستعدی سے دیا گیا تھا اس کی مقدار ایک ارب ڈالر یعنی ۳ ارب روپیہ تھی جو لوز انیدہ سلطنت جرمنی نے ۱۸۷۱ء میں اپنے مفتوح فرانس سے طلب کیا تھا۔ فرانسیسی اس

اگر گورہ نہ کر سکے کہ اپنی قلمرو میں جرمنی وردی پوش سپاہیوں کو گشت کرتے ہوئے اور فرانس پر قابض دیکھیں۔ چنانچہ اس غیرت نے وہاں کے دہقانوں پر بھی ایسا بڑا اثر کیا کہ انہوں نے اپنی محنت اور پسینے کی کمائی سب فراہم کر کے بادشاہی خزانے میں داخل کر دی اور یوں کل تاوان اپنی فاتح سلطنت کو ادا کر کے آپ آزاد ہو گئے۔ یہہ تو تاوان جنگ تھا جسکو بادشاہ اور رعایا ہر دو نے ملکر ادا کیا مگر یہاں صرف ایک ہی شخص ہے جس نے صلح اور سلامتی کلی و دائمی کی خرید کی خاطر ایک بڑا بھاری تاوان یا عوض دے دیا۔ وہ یسوع مسیح ہے جس نے ہمارے لئے وہ تاوان ادا کیا جسکو ہم کسی نہج سے ادا نہیں کر سکتے تھے۔ اگر انسان کی طرف سے اس کی سلامتی اور آرام کا تاوان دیا جاتا تو انکا دیوالہ نکل جاتا اور ہر ایک فرد بشر نیست و نابود ہو جاتا۔ مگر مسیح نے وہ عوضانہ دیگر ہر ایک شخص پر احسان کر دیا ہے جسکی نظیر عالم میں معدوم ہے۔ کیونکہ اس نے انصاف الہٰی کے دعاوی کو پورا کر دیا۔ اب لازم ہے کہ ہم اس کو اپنا اعلیٰ سے اعلیٰ اور عزیز سے عزیز دوست سمجھیں اور اپنا سب کچھ اسپر نثار کریں اور تن من دھن سے اُس کے ہو جائیں۔ اس زر معاوضہ پر جو وہ سود طلب کرتا ہے صرف یہی ہے کہ ہم اس کو پورا پورا پیار کریں۔ وہ ہمسے زر کا طلبگار نہیں ہے بلکہ فرماتا ہے کہ تم اپنا دل مجھے دو۔

ارواح کی فوٹو لیجاتی ہیں۔

یہہ زمانہ بڑی بڑی ایجادات اور تحقیقاتوں کا ہے کہ ان کی بابت سُنکر بڑا تعجب آتا ہے اور اُنسے بعض بعض عقدے بھی حل ہو جاتے ہیں کہیں اُڑنے کی کل ایجاد ہوتی ہے تو دوسری جگہ الفاظ کے صحیح تلفظ بولنے کی کل بنائی گئی۔ اور جہاں ہپناٹزم سے کئی ایک عقدہ کی مشکل کشائی ہوتی ہے وہاں فوٹو گرافی بعض اسرار کو منکشف کر رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک کرنل صاحب تاریکی میں فوٹو لے رہا تھا اور اس نے دو چھوٹی پلیٹ تصویریں نکال ڈالے مگر ایک دن اس کی توجہ یکبیک ایک چمکدار مقام پر پڑی جو فلم کے وسط میں تھا۔ وہ برابر اور پلیٹ نکالتا رہا اور اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ داغ بڑھتے گئے اور رفتہ رفتہ بازو اور ٹانگیں اس کو نظر آنے لگیں۔ پہلے تو انکی شکلیں جاروب کے سینکوں کی شکل تھیں لیکن آہستہ آہستہ وہ پرپر ہو گئیں۔ اور پھر ایک چہرہ نظر آ گیا۔ اور یہہ چہرہ اُسکی بیوی کا تھا جو چند برسوں سے فوت ہو چکی تھی اگر اس عمل میں اور زیادہ کامیابی ہو گئی تو نہ صرف روحوں کا وجود ہی ثابت ہو گا بلکہ انکی شکلیں اور دیگر حالات متعلقہ بھی ظاہر ہو جائینگے جن کا ذکر ابھی تک کسی الہامی کتاب میں ظاہر نہیں کیا گیا۔

امریکہ میں اُمرا کی فیاضیاں۔

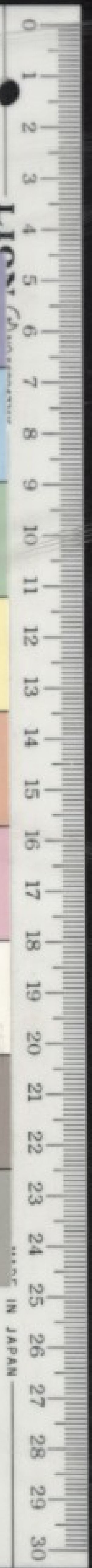
شکاگو کے اخبار ریکارڈ ہیرلڈ نے اندازہ لگایا ہے کہ ۱۹۰۵ء میں متمول مردوں اور عورتوں نے ۲۲۱۰۴۴۳۲ ڈالر خیرات میں دیئے ہیں۔ مگر اس حساب میں صرف وہی عطیہ شامل ہیں جو منفرد اشخاص نے پانچہزار اور اس سے زیادہ ڈالر عطا کئے۔ نصف سے زیادہ مقدار تعلیمی مقاصد کے لئے دیگئی یعنی ۳۰۳۰۰۰ ۳۷ ڈالر اور ۷۵۴۴۲۴۴ ڈالر کلیسیائی مطالب کے لئے۔ مگر اس سے یہہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس ملک میں عوام کو تعلیمی دلچسپی زیادہ ہے اور مذہبی کم کیونکہ تعلیمی عطیات میں سے دو عطئے فی عطیہ ایک کروڑ ڈالر مسٹر کارنگی اور مسٹر راکفیلر کے ہیں۔ اور بارہ انسٹیٹیوٹوں میں سے جنہیں سے ہر ایک کو دس لاکھ یا اس سے زیادہ ڈالر ملتے ہیں دو تھیولاجیکل سیمنریاں بھی ہیں یعنی یونین اور میکارمیکو کی سمنیریاں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں کے افراد لاکھوں ڈالر کا دان کیا کرتے ہیں۔ مگر لاکھوں داتاؤں کی تعداد اس سے ظاہر نہیں ہوتی جنکا چندہ اگرچہ قلیل ہوتا ہے تو بھی سب کا سب کلیسیا کے فنڈ میں جاتا ہے۔ علاوہ اس کے بعض بڑی بڑی رقوم مثلاً وہ جو روسی یہودیوں سے حاصل ہوئیں۔ انہیں شامل نہیں ہیں۔ فیاضوں کی فہرست کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مستورات کی تعداد انہیں بہت بڑی ہے اور نیز ظاہر ہوتا ہے کہ اس ملک کی دولت پر مستورات کا قبضہ اور حکومت بہت ہی بڑا ہے۔ اس فہرست میں مسٹر کارنگی کا نام اول ہے اور مسٹر راکفیلر کا درجہ دویم پر۔ اول الذکر کو ۳۲۶۳۵۵۱۱۵ ڈالر اور مؤخر الذکر کو ۰۰۰، ۱۲۷، ۹ ڈالر دینے کا فخر حاصل ہے۔ مگر جنہوں نے لاکھوں کی تعداد میں دیا ہے انکا شمار بڑا ہے۔

مسیحی کارندوں کیلئے ہدایتیں۔ ۴۔

نور خدا کی بخشش۔

نور شروع سے ہی چمکتا تھا۔ شریعت میں چمکتا تھا شریعت میں یہہ خدا کی محبت تھا۔ ہر ایک قانون بہت عمدہ قانون ہے اور اسکی تابعداری سے برکت ہی حاصل ہوتی ہے۔ وسیع طور پر اگر کہا جاوے تو ہر ایک قانون تندرستی کا قانون ہے یعنے چنگا رہنے کی شریعت ہے۔ جب کوئی اس قانون کی روشنی کے برخلاف گناہ کرتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ تندرستی یا پاکیزگی میں نقص آجاتا ہے۔ یعنے یہہ کہ کسی نہ کسی صورت میں گناہ کی بیماری آجاتی ہے۔ لیکن نور تو منور ہی رہتا ہے۔ جب وہ کسی ایسے قانون میں جو توڑا گیا ہے چمکتا ہے تو اس کی چمک اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ اس کی تعلیم پہلے کی نسبت زیادہ صاف ہو جاتی ہے۔ لیکن روشنی سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا جب تک کہ دیکھنے کے لئے آنکھیں نہ ہوں اور جب دل بھی تاریک ہو (رومی ۱: ۲۱) اس کے بعد وہ شرط آتی ہے جس کا مسیح نے متی ۶: ۲۳ میں بیان کیا ہے۔ یہاں پر ہم کو انسانی تواریخ کی لاپرواہی نظر آتی ہے۔ لیکن نور چمکنے سے کبھی نہیں رکتا۔

خدا منتظر ہے کہ کون روشنی کے لئے آنکھیں



کھولتا ہے۔ اور ہر بعض اشخاص اس کی کرشموں کو دیکھ کر اس کی راہ پر چلنے کے لئے آتے ہیں۔ ابرہام نے نور کو پیار کیا اور خدا نے اُس کو رویا دکھائی۔ اس کے وسیلے ایسے شخص آئے جنہوں نے روحانی زندگی کی قدر سچائی اور خدا کی اُس تجویز کو جو بنی آدم کے لئے ہے قبول کیا۔ تب موسیٰ نے ایک جلتی ہوئی جھاڑی دیکھی جس کو خدا نے روشن کیا تھا (خروج ۳: ۱-۶) اس لئے خدا نے اُنکو اور ہر ایک کو جو اس کو قبول کر سکے جس قدر وہ دے سکتا تھا اس نے دے دی۔ تو بھی انسان نے خدا کی پوری چمک نہ دیکھی کمی آدمیوں میں تھی۔ انہوں نے تاریکی کو نور سے زیادہ پیار کیا کیونکہ کام بُرے تھے (یوحنا ۳: ۱۹)۔ زیادہ روشنی کے لئے انسان کی احتیاج قائم رہی اور پوری نہ ہوئی نہ اس لئے کہ روشنی نہیں چمکتی تھی بلکہ اس لئے کہ انسان نے اپنی بینائی کھو دی تھی اور کوئی اس کو پھر پوری اور جلال میں سچائی نہ دے سکا باوجود اس کے روشنی ہمیشہ چمکتی ہی رہی؛

دعا- اے تو جو روشنی ہے اور جس میں تاریکی کا نام و نشان تک بھی نہیں میری آنکھوں کو کھول کہ تیری محبت کی چمک۔ تیری زندگی کا جلال اور تیری پاکیزگی کی خوبصورتی اور تیری نجات کی خوشی کو دیکھ سکوں؛

۵- مسیح خدا کی بخشش -

جب کل بنی آدم اپنی بینائی کھو بیٹھے تو خدا کا بیٹا یہہ کہتا ہوا آیا کہ " دیکھ اے خدا میں آتا ہوں تاکہ تیری مرضی بجا لاؤں " (عبرانی ۱۰: ۷) یوحنا اپنی انجیل کے ۱: ۱-۱۴ میں اس کی آمد کا بیان کرتا ہے۔ اس کے آخری فقرے پر غور کرو۔ " ہم نے اس کا جلال دیکھا۔ فضل اور راستی سے بھرپور " لفظ " بھرپور " اس جگہ پہلی دفعہ استعمال کیا گیا ہے۔ پولوس ۲ قرنتی ۴: ۶ میں بتلاتا ہے کہ کس طرح خدا نے ہمارے دلوں کو روشن کیا تاکہ خدا کے جلال کی پہچان کا نور یسوع مسیح کے چہرے سے ہم میں جلوہ گر ہو۔ کلام کے لئے مجسم ہونا ضروری تھا۔ ہر ایک کلام کے لئے بنی آدم پر اپنی طاقت کو آشکارا کرنے سے پیشتر مجسم ہونا ضروری ہے۔ جس قدر کلام تمہاری زندگی میں مجسم ہوتا ہے تم اُس قدر اُس کی حقیقت اور برکت کو پہچان سکتے ہو سچائی کے مکاشفہ اور نجات کے کام کے لئے مسیح کا مجسم ہونا ضروری تھا؛

اس طرح سے خدا کی محبت کی تجویز (یوحنا ۳: ۱۶) نجات کے کام کے متعلق عمل میں لائی گئی۔ مسیح کھوئے ہوئے کا ہادی ہے۔ گناہ کے بیمار کا حکیم ہے۔ گناہ کے غلام کا رہائی دہندہ ہے۔ آزمائش میں گرفتار کا معاون ہے۔ مسیح امیدوار کا مالک ہے۔ وہ اپنے تمام کام میں آسمانی باپ کی محبت اس کے غافل بچوں پر آشکارا کرتا ہے۔ "خدا نے مسیح میں ہو کے دنیا کو اپنے ساتھ ملا لیا" (۲ قرنتی ۵: ۱۹) یہہ بنی آدم کے لئے خدا کا مخصوص کام ہے۔ "گناہ کی مزدوری موت ہے لیکن خدا کی بخشش ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے ہمیشہ کی زندگی ہے" (رومی ۶: ۲۳) انسانی احتیاج کی تصویر جس کا بیان اس سے پہلے ہو چکا ہے کے بالمقابل خدا کے ان تمام احتیاجوں کو مہیا کرنے بلکہ ہمیشہ کی زندگی بخشنے کی تصویر دیکھنے سے کوئی پولوس کی مانند دل کی پوری خوشی اور جوش سے یہہ کہنے سے رک سکتا ہے کہ خدا کا اس کی بے بیان بخشش کے لئے شکر ہو" (۲ قرنتی ۹: ۱۵) کیونکہ مسیح کو دینے میں خدا نے وہ تمام چیزیں جن کے ہم محتاج ہیں کثرت سے بخشدی ہیں؛

دعا۔ اے مسیح میری مدد کر کہ میں تجھ کو قبول کر لوں اور مجھ کو خدا کا بیٹا بننے کی طاقت عنایت کر۔ میرے نجات دہندہ اور میرے خداوند مجھے توفیق بخش کہ جس وقت میں تجھ میں ایمان کی اچھی لڑائی لڑتا ہوں ہمیشہ کی زندگی کو پکڑ رکھوں جس کے لئے میں بھی بلایا گیا ہوں؛

مراسلات

نمبر (۲۷)

شہر کے قیام اور اس کی غالباً آیندہ ترقی کی نسبت بے غرض کار آزمودہ لوگوں کی صلاح و فکر کے ساتھ غور کرو کہ شہر کا کونسا حصہ غالباً زیادہ بڑھیگا اور ترقی کریگا۔

جائیداد کے مطلبی خرید و فروخت کرنے والوں پر حد سے زیادہ اعتبار نہ کرو یہہ تو ضروری نہیں ہے کہ تم اُن کی خلاف بیانی پر انہیں الزام دو لیکن فقط اپنی رائے کو ملتوی رکھو جب تک کہ تم اس معاملہ پر خود خوب غور نہ کر لو اور کسی بے غرض فریق سے صلاح نہ لے لو ایک تندرستی بخش مکان کو چن لو جہاں کے نالے اور پانی وغیرہ درست اور صاف ہوں اور جہاں پر تم اپنا باغ بھی لگا سکو جہاں تک ہو سکتا ہے کسی عمدہ اسکول اور گرجے کے پاس بسو تم ایسی جگہ کو چاہتے ہو جہاں سیلاب نہ آ دیں اور ایسے کوچوں کو جو غالباً دخانی گاڑیوں کے استعمال میں نہ لائے جاویں کئی ایک مختلف اشخاص سے گفتگو کرو اور ان باتوں کی نسبت اُن کی اوسط رائیوں کی پیروی کرو؛

یہہ صلاح تو اس بات پر مبنی ہے کہ تمہارا قیام شہر میں ہو لیکن اگر تمہارے لئے کوئی راہ کھل جائے کہ تمہیں ایک ایسے مقام پر کھیت مل جائے جو شہر یا گاؤں سے بہت دور نہ ہو تو اپنے تئیں بہت خوش نصیب سمجھو۔ ان تمام پیشوں سے جس سے آدمی اپنی روزی کما سکتا ہے۔ کسان کی زندگی سب سے زیادہ خوشوقت پسندیدہ اور آزادی کی ہے؛

خبردار رہو تمہاری ملکیت کا بیع نامہ صاف

صاف لکھا جاوے بیع نامے کے خلاصے کے لئے پانچ ڈالر ادا کرنا بہتر ہے بنسبت اس کے کہ ایک یا دو برس کے بعد دریافت ہو کہ وہ درست نہیں ہے اور تم اپنی ملکیت کے چھن جانے کے خطرے میں پڑ جاؤ؛

قاعدے کے موافق کبھی بہت پرانا گھر نہ خریدو۔

بہرصورت جب گھر بنانے لگو تو اپنی بیوی سے اس کے وضع قطع کی نسبت صلاح لو اس سے اُس کی خاطر جہاں تک ممکن ہو آسائش کا بناؤ سونے اور بیٹھنے کے کمرے بڑے بڑے رکھو چھوٹے سونے کے کمروں کو جو بچوں کے لئے ہیں بند رکھو؛

جہانتک ہو سکتا ہے اپنے گھر میں اچھا مصالح لگاؤ اگر تم گھر کو رکھوگے تو بہت زیادہ چلیگا اگر اسے بیچوگے تو زیادہ قیمت ملیگی بہت سا قرض کر لینے کی بنسبت اندر کا کوئی حصہ ناتمام رہنے دو اور جب اس گھر میں جسے تم دیانتداری سے اپنا کہہ سکتے ہو داخل ہو تو کوئی سادہ رسم سے اس کو محبت پاکیزگی اور خدا کے نظر کردو؛

خاتمے پر میں ایک زمینی مکان کا خیالی خاکہ کھینچتا ہوں؛

اول تو وہ ایک اچھے صاف اور مکمل بیع نامے کی رو سے تمہارا ہے اس پر نہ تو کوئی رہن قبالہ اور نہ کسی قسم کا الجھاؤ ہے وہ ایک ایسے خوشنما شہر میں واقع ہے جو علم اور دولت سے پُر ہے جہانپر کہ کل آسائش اور حقوق جنکی ضرورت ہے بہم پہنچ سکتے ہیں اس کے چوگرد خوشنما درخت اور باغات ہیں سامنے کی طرف لمبی گھاسوں کے بڑے بڑے میدان اونچی پہاڑیوں پر نظر آتے ہیں آب و ہوا خاطرخواہ ہے نہ تو حد سے زیادہ گرم اور نہ حد سے زیادہ سرد اور نہ بالکل تر اور نہ بالکل خشک ہے وہاں نہ آندھیاں ہیں نہ طوفانی ہوا نہ سیلاب اور نہ خشک سالی ہے۔ قانون سے جان و مال کو بچا؟ ملتی ہے آوارہ گرد تھوڑے ہیں چور ان سے بھی کم ہیں اور شراب خانے تو معدوم ہیں۔ تمہارے ہمسائے سب نیک ہیں اور تمہارے بھائیوں اور بہنوں کے مکانات بھی قریب ہیں تمہارے گھر میں بہت سے کمرے ہیں اور وہ سب کے سب اسباب سے سجے ہوئے ہیں تمہارا نرگس بچوں سے پُر ہے وہ سب کے سب تندرست مضبوط خوبصورت اور نیک ہیں تمہارا گھر محبت خوشی اور آسودگی سے معمور ہے اور تم کیس صورت سے آگاہ ہو کر یہہ حالت برابر جاری رہیگی یہانتک کہ تم اپنی پوری عمر تک پہنچ جاؤگے اور سلامتی کے ساتھ سو جاؤگے اور اپنا گھر اپنے بچوں کو چھوڑ مروگے جو اپنی اپنی عمر میں اُسے اپنے بچوں کے بچوں کو پشتہا پشت تک چھوڑتے چلے جائینگے؛

کاشکہ یہہ میرے اختیار میں ہوتا کہ ایسے گھر کا بیع نامہ تم میں سے ہر ایک کو دیتا لیکن یہہ میں نہیں کر سکتا ہوں۔ اس دنیا میں کوئی کامل گھر نہیں ہے؛

لیکن ایسے گھر کے تمام عناصر کو لو اور فنا کو لقا کے ساتھ اور وقت کو ہمیشگی کے ساتھ بدلنے سے ان میں سے ہر ایک کو بڑھاؤ تو تمہارے پاس ایک ہلکا خاکہ اس

آسمانی مکان

کا ہو جاوے گا جو خداوند مسیح اپنی بے حد قدرت اور دانائی اور محبت سے اپنے شاگردوں کے لئے تیار کر رہا ہے؛

یہہ ایک ایسا مکان ہے جس کا بیع نامہ کائنات کی صدر عدالت سے تصدیق پا کر تم کو ملتا ہے وہ ہمارے خدا کی دائمی پہاڑیوں پر نظر آتا ہے اس کی آب و ہوا ایسی خوشگوار ہے کہ زمین کی سب سے عمدہ آب و ہوا بھی اس کے مقابلے میں کچھ حقیقت نہیں رکھتی ہے اس فضا کی صاف و شفاف روشنی کو پھاڑ کر آنکھہ دور کی چیزوں کو بخوبی دیکھہ سکتی ہے وہ ایک روشن دریا کے کناروں پر جو بلور کی مانند شفاف ہے واقع ہے اور مکانات بھی اس کے قریب ہیں جنمیں صرف وہ لوگ بستے ہیں جو پاک اور نیک اور ہر دل عزیز ہیں زمینی محبوب بہت دور نہیں ہیں اس گھر کے دروازوں میں کوئی روک نہیں ہے کوئی حکیم یا کفن دوز اس کے کمروں میں جو بہت سے ہیں بلایا نہیں جاتا کوئی ماتمی کپڑا اس کے دروازے کے اوپر سے نہیں لٹکتا اس کے وسیع کمروں کے درمیان حمد کے راگ گونجتے ہیں محبت اور خوشی ہمیشہ کے لئے حکمران ہیں وہ جو اس گھر میں داخل ہوتے ہیں کبھی باہر نہیں نکلتے وہ بقا کے لئے اپنی تدبیر اور انتظام کرتے ہیں؛

میرا ایک گھر آسمان میں ہے
جو گناہ اور غم سے آزاد ہے۔
ایک عالیشان محل جسے دائمی محبت نے
میرے لئے تجویز کیا اور بنایا ہے۔
میرے باپ کی شفقت کے ہاتھ نے
اس خوشنما مکان کو تعمیر کیا ہے۔
ہمیشگی سے یہہ مقرر ہوا
کہ خدا کے ساتھ وہ میرا مسکن ہو۔
میرے منجی کے بیش قیمت خون نے
مجھے فی الحقیقت اس کا مالک بنا دیا ہے۔
وہ موت کے تند و تاریک سیلاب سے گزرا
تاکہ میرا آرام یقینی ہو۔
تسلی دینے والا آیا ہے
بیعانہ دیدیا گیا ہے۔
وہ مجھے آگے گھر کی طرف لئے جاتا ہے
جو آسمان میں میرے لئے تیار ہے۔

اے میرے دوستو میں چاہتا ہوں کہ اس دنیا میں تم سب کے لئے ایک خوش وقت اور خوشنما مکان ہو لیکن

میری بہتر آرزو اور بڑی امید تم سب کے لئے یہہ ہے کہ تم سب آسمانی مکان کو حاصل کرنے کے مستحق ہو۔

حیاتِ مُستعار

ظاہر ہے کہ انسان کی زندگی جو موجودہ حالتمیں ہر صورت سے خطرے اور خوف کی حالت میں ہے اس کے ہر لمحے میں اور پل پل بھر میں زندگی قطع کرنے اور اس کو عدم تک پہنچانے کے لئے انواع و اقسام کے خطرے ہر وقت نئے نئے پیرایوں میں آموجود ہوتے ہیں۔ کہیں کوئی مرض آپکڑتا ہے اور موت کے سخت خوف کو سامنے کھڑا کر دکھلاتا ہے اور جان پر مصیبت کا ڈھیر آپڑتا ہے کہیں کوئی حادثہ ناگہانی آناً فاناً قبل از وقت موت سے زندگی کی ڈوری کو اچانک توڑ ڈالتا ہے کہیں کوئی ایسی مصیبت اور فکر دلپر آپڑتی ہے کہ جس سے زندگی کو قلق ہو جاتا حتیٰ کہ موت کو زندگی پر ترجیح دینے لگتا ہے۔ الغرض زندگی انسانی میں ایک ایک قدم پر خوف و خطر کا گویا دریا بہتا نظر آتا ہے۔ اور یہہ زندگی محض بے قرار اور بے ثبات ہے۔ پر باوجود ایسی حالت کے جبکہ انسان کی زندگی مُستعار ہے اور ہر لمحہ خطرے اور خوف سے گھری ہوئی ہے انسان اسپر ایسا دلدادہ ہے اور شیدا ہے کہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ گویا یہہ ہمیشہ تک قائم رہیگی اور اس کے لئے سب طرح کے سامان عیش اور اسباب راحت جمع کرنے میں دیوانا ہوا رہتا ہے۔ اور اکثر ایسے ہی وقت میں زندگی کی عین رونق میں موت کا سماں بندھ جاتا ہے اور دم زدن میں سب دل کی یاس دل ہی میں رہ جاتی ہیں۔ یہہ تو بدن انسانی کی مصیبتیں اور تکلیفات ہیں اس کے علاوہ روح کی تکلیفات کا بھی خیال کرو کہ کہیں تو گناہ کا مرض آکر اسکو ستاتا ہے اور گناہ کے مرض میں مبتلا کر کے روح کی موت کا خوف روبرو آکھڑا ہوتا ہے اور روح کو آزردہ اور پژمردہ کر کے جہنم کے لائق بناتا ہے کا ہے شیطان موذی اپنا قابو پاکر حملہ کرتا ہے اور اپنے جال اور دام میں پھنسانے کی کوشش کرتا ہے جس کے فریب میں انسان جلدی سے آجاتا ہے اور کا ہے نفس کے جذبات جوش پکڑ کر اس سے شیطانی حرکات کروا دیتے اور یہہ اپنی شامت اعمال میں مبتلا ہو کر نقصان اوٹھاتا ہے۔ اور ہر نفس کو عاقبت کا خدشہ ہر دم بے کل کر رہا ہے اور عدالت اور انصاف کا خوف دلکو بے قرار اور بے چین کر ڈالتا ہے۔ اور ضمیر جو سالم ہے الزام دیتا اور ملزم ٹھہرنے کی حالت میں سزا کا لاحق خوف دلکو خراب کرتا اور شرمندگی اور سرافگندگی میں انسان کی جان پر موت کا سایہ چھا جاتا ہے اور ایسی بے چینی اور اضطرابی کے بادل گھر جاتے ہیں کہ روح بے حال ہو جاتی اور تمام خوشیاں اور عیش کے سامان تلخ ہو جاتے ہیں۔ اور انسان موت کو زندگی پر فوقیت دیتا ہے۔ پر عاقبت کا وبال ٹل نہیں جاویگا۔ ضرور انسان کو اپنے کیفر کردار کا بدلہ اوٹھانا پڑیگا کیونکہ ہر ایک انسان جیسا کرتا ہے ویسا پاویگا جیسا بوتا ہے ویسا کاٹیگا۔ اور یہہ فکر جو انسان کو لگ رہا ہے وہ کسی طرح سے ناحق نہیں بلکہ وہ یقینی اور سچا ہے اور قدرت نے اسکو انسان کے دلمیں ڈالا ہے تاکہ انسان اُس کے لئے فکر مند ہو کر اس کا تدارک کرے۔ اب سوال لازم آتا ہے کہ اس بڑے اور ضروری معاملے کا تدارک کیا ہے اور کس طرح سے یہہ پرخطر حالت نجات ابدی سے تبدیل کی جاسکتی ہے اور یہہ حالت ذار پلٹ کر خوش نما اور رونق دار بن سکتی ہے۔ اس کے مختلف طریق انسان نے اختیار کئے ہوئے ہیں مگر طریق عیسوی صرف ایک طریق نجات بخش ہے جس کے وسیلے سے یہہ حیات مستعار حیات ابدی سے مبدل ہو سکتی ہے۔ کلام اللہ میں صاف صاف لکھا ہے کہ خدا نے اس جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو اُس پر ایمان لاوے۔ وہ ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اور یہہ تمام کارروائی بموجب نوشتوں کے بے کم و کاست پایۂ تکمیل تک پہنچ گئی ہے اور اب گنہگار انسان کے لئے کچھ اور کرنا باقی نہیں مگر صرف توبہ کرنا اور ایمان لانا ایک شرط ٹھہر چکی ہے جس کے قبول کرنے پر یہہ بڑی بخشش عنایت ہو سکتی ہے۔ اب نہایت لازم ہے کہ ہر ایک گنہگار اس مژدۂ نجات بخشش کو قبول کر کے اس نجات کی برکت کو حاصل کرلیں اور اپنی عزیز جان کو خطرے سے محفوظ کریں ورنہ خطرۂ عظیم ہے اور نقصان جان و روح کا ہے اور ابدی ہلاکت ضرور ہوگی۔

جے۔ ایس

جناب ایڈیٹر صاحب نُور افشاں

آداب۔ مہربانی سے یہہ چند سطور اپنے اخبار میں درج کر کے مشکور فرمائیں۔

وفات

آج ہم گذہائی کس مشفق کو کہنے آئے ہیں
کس کے ہجران کے الم کو دلپہ سہنے آئے ہیں
کونسی پیاری ہماری ہم سے رخصت ہوئی آج
جنکی فرقت میں ہمارے اشک بہنے آئے ہیں

آہ! آہ!! یہہ گرگ اجل ایسا پیچھے پڑا ہوا ہے۔ کہ کوئی بشر اس کے پنجہ سے رہائی نہیں پاسکتا۔ سکندر جیسے سلطان رستم جیسے پہلوان کو اسی نے پچھاڑا۔ بزرگوں اور مقدسوں کے اس خاکی مکانوں کو اسی نے اجاڑا جوانوں کو عالم شباب میں ہی سوگوار پوشاک پہناتا ہے چھوٹے چھوٹے بچوں کو ہی یتیم و لسیر بناتا ہے وہ کونسا درخت ہے جسکو اس نے بے برگ و ثمر نہ کر دیا ہو۔ وہ کونسا گھر ہے جسمیں آہ و بکا کی صدا نہ سُنی گئی ہو۔ سچ ہے۔

ہر کہ آمد بہ جہان اہل فنا خواہد بوُد
آنکہ پاینده و باقی است خدا خواہد بوُد

ہماری بہت عزیز بہن جنکی جدائی کا ذکر ہم کرتے ہیں ہمارے پیارے بزرگ پادری عزیز الدین خان کی پیاری اہلیہ اور مشہور بزرگوار مولوی حمید اللہ صاحب حامد کی (جنہوں نے بیبل اور نماز کی کتاب اور دیگر کئی ایک کتابوں کا پشتو زبان میں ترجمہ کیا) دختر نیک اختر تھیں۔ شادی کے نو سال بعد ایک سخت بیماری میں مبتلا ہوئیں۔ اور اگرچہ بڑی کوشش سے برابر انکا علاج ہوتا رہا۔ مگر سہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی تین سال میں بدن ایسا نحیف ہوا کہ سوائے پوست اور استخوان کے بدن پر کچھ نہ رہا۔ مگر جیسے جیسے بدن لاغر ہوتا گیا۔ روح میں وہ زیادہ قوی ہوتی گئیں۔ ۲۰ فروری کو ڈاکٹروں نے فتوےٰ دیا کہ اب وہ جانیوالی ہیں۔ اُس وقت جب اُن سے پوچھا گیا۔ کہ آپ کیسی ہیں؟ تو فرمایا کہ اب میں جانے کے لئے بالکل تیار ہوں اور ایسی بشاشت معلوم ہوتی تھیں کہ دیکھنے والے حیران ہو جاتے تھے۔ وہ ہر وقت اپنے پیارے شوہر سے بار بار یہہ درخواست کرتی تھیں۔ کہ میرے صحت کیلئے دعا نہ مانگو۔ مجھے میری خوشی سے نہ روکو۔ جبکہ اُن کے غمزدہ شوہر نے کہا کہ یہہ ناممکن ہے کہ میں آپ کی صحت کے لئے دعا نہ مانگوں۔ تو فرمایا کہ کیا آپ میری خوشی نہیں چاہتے۔ کیا آپ نہیں چاہتے کہ میں اپنے پیارے رب مسیح پاس جاؤں؟ اور ابدی راحت حاصل کروں؟ اور یہی درخواست بزرگوار پادری ہوپر صاحب سے کی۔ اور فرمایا کہ مہربانی سے آپ میرے شوہر کو کہیں کہ میری صحت کے لئے دعا نہ مانگیں۔ اور پھر عشائے ربانی کے لئے التجا کی۔ آخر ۱۳ مارچ کو بہت سی باتیں اپنے شوہر سے کہیں اور پونے دو بجے کے وقت بڑی عاجزی سے کہا کہ مجھے لحد میں بغیر صندوق کے رکھکر دفنانا۔ یہہ الفاظ کہکر فرمایا کہ میرے ہاتھ پاؤں سیدھے کرو۔ اور آنکھیں بند کرکے مسیح پیارے میں سو گئیں۔

مبارک ہیں وہ مردے جو کہ سوتے ہیں مسیحا میں
وہ اپنی محنتوں سے چھوٹ کر آرام پاتے ہیں

ہمیں امید ہے کہ ہمارے دوست اس عزیزہ مرحومہ کے شوہر اور چھوٹے بچوں اور بہنوں اور دیگر رشتہ داروں کو دعا میں یاد کرینگے۔ تاکہ خدا جو تسلی کا بانی ہے ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

پریشان خاطر
قاضی۔ خیر اللہ۔

الفرقان

حصہ دوم

(من تصنیف پادری غلام مسیح صاحب ساکن دہرہ دون)

عنوان بالا کا رسالہ چند ایسے مضامین پر مشتمل ہے جنکا مطالعہ تمام مسیحی مبشرین کے لئے نہایت ضروری و سود مند اور ہر ایک حق پسند و منصف مزاج محمدی کے لئے خدا کی رحمت و برکت کا باعث ہے۔

چنانچہ اس رسالہ میں نہایت صفائی اور صراحت سے دکھایا گیا ہے کہ حضرت مریم طاہرہ جو بچپن ہی سے خدا کی خاص حفاظت میں آگئیں اور خداوند تبارک و تعالیٰ نے اُن کو تمام جہان کی مستورات پر شرف بخشا اور برگزیدہ کیا اس کا خاص باعث اور فقط یہی باعث تھا کہ اُس پاک کنواری سے خدا کا قدوس یسوع مسیح پیدا ہونے کو تھا۔ اس بیان میں مصنف نے بائیبل اور قرآن کے بیانات سے یہہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ خداوند یسوع مسیح ضرور تمام بنی آدم میں افضل و اشرف ہے اور اُس کا رتبہ و پایہ محض انسان یا نبی کے درجہ سے بہت ہی اعلیٰ و بالا ہے۔

پھر بائیبل اور قرآن کے بیانات کو تطبیق دیکر یہہ ثابت کیا ہے کہ خداوند یسوع مسیح نہ صرف تمام بنی آدم میں افضل و اشرف اور کافہ رسل میں برگزیدہ ہی ہے بلکہ اس سے بڑھکر وہ الہٰی ذات بھی رکھتا ہے اور وہ الہٰی صفات جنسے اس کی ذات متصف ہے اور جس کا قرآن بھی معترف ہے اس کی الوہیت کو انسانیت کے جامہ میں آفتاب نصف النہار سے بھی بڑھکر روشن کر رہی ہیں اور جنپر یہہ حقیقت روشن نہیں وہ بمصداق

"روز روشن گر نبیند شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ"

ضرور کور باطن اور شپرہ چشم ہیں کہ لمعان انوار کے سامنے انکی آنکھیں نہیں کھلتیں اور نور سے نفور و دور رہتے ہیں۔

قرآن خداوند یسوع مسیح کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ بیان کرتا ہے اور اُسی روح اللہ کو مسیح ابن مریم کہتا ہے۔ قرآن کے بیان سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اُسی روح کا نام مسیح ہے اور مسیح وہی روح ہے جسے خدا نے حضرت مریم طاہرہ میں پھونک دیا لہذا باستدلال صحیحہ ہم اس لازمی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ مسیح خدا کی روح ہے اور چونکہ خدا کی روح خدا کی ذات اور ماہیت ہے لہذا مسیح خدا کی ذات اور ماہیت ہو کر خدا ٹھہرا۔ لیکن اس حقیقت کو چھپانے میں محمدی مفسرین نے بہت کوشش کی ہے۔ اور الفرقان کے مصنف نے ان کی بے بنیاد دلائل کا ایسا قلع قمع کیا ہے اور اس مضمون پر ایسی خوش اسلوبی سے بحث کی ہے کہ پڑھنے سے طبیعت سیر نہیں ہوتی اور حق جوئے پڑھنے والا خداوند یسوع مسیح کو انسانیت کے جامہ میں خدا ماننے پر نہ صرف مجبور بلکہ تیار ہو جاتا ہے۔

خداوند مسیح کے مصلوب ہونے کے باب میں قرآن نے محمدی علما کو ایک ایسے گورکھ دھندے میں پھنسا دیا جس سے انکی نجات دن بدن مشکل ہوتی چلی گئی لیکن الفرقان نے اس مسئلہ پر اثنائے بحث میں دلائل و براہین کی مقراض سے اس گورکھ دھندے کی گرہیں نہایت صفائی سے کاٹی ہیں اور اگر محمدی صاحبان اپنے

بے بنیاد گمانوں کے جال میں پھنسے رہنے کے عادی اور خوئے گر نہ ہوگئے ہوں تو انکو آزاد کرنے میں الفرقان نے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔

مذکورہ بالا امور کو مینے صرف نمونے کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان کے علاوہ اور بہت سے جواہر نایاب کا ذخیرہ الفرقان کے ہر ورق میں موجود ہے اور مجھے یقین ہے کہ حق پسند اصحاب ضرور الفرقان کے مطالعہ سے فیضیاب و مستفید ہو سکتے ہیں ؞

عوام کا دستور ہے کہ ایسی تصانیف سے عموماً لاپروا رہتے ہیں اور اگر کسی کے کہنے سننے سے توجہ کی بھی تو پہلے یہہ دریافت کیا کہ مصنف کون اور کس ملت و مشرب کا ہے۔ اگر اس سے کچھ عناد نہ ہوا اور اس کے دین سے کشیدگی نہ ہوئی تو کچھ ورق اُلٹے اور کچھ سرسری نظر سے چند مقامات سے چند جملے پڑھے ورنہ این ہم مذارد لیکن حق شناس طبیعتیں تو ایسی تصانیف کی والہ و شیدا ہیں انکو اس سے کچھ بحث نہیں کہ مصنف کون اور کس ملت کا ہے۔ وہ حق پسند ہیں اور انہیں حق مطلوب ہے خواہ کہیں سے حاصل ہو سخن فہم سخن کو دیکھتے ہیں۔ جوہری جوہر کو محک سے پرکھتے ہیں اور یہہ نہیں پوچھتے کہ کہاں سے حاصل ہوا ؟

قدر شکر نہ او نے است کہ آن خود خاصیت دسے ہست

اگر کوئی مسیحی یہہ کہے کہ محمدی صاحبان میں حق جو تے اور حق پسند اصحاب نہیں ہیں تو یہہ سراسر غلط ہوگا۔ بے شک ان میں سچے متلاشی بھی ہیں اور انہیں سے بہت سے وقتاً فوقتاً خدا کی کلیسیا میں شامل ہوتے ہیں۔ "یُخرِجُهُمُ اللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّورِ" ایسے اصحاب کے لئے الفرقان بہت ہی مفید ہے۔

مسیحی جماعت کا فرض ہے کہ ایسی مفید کتابیں شایع کریں اور محمدی جماعت میں کثرت سے تقسیم کریں خدا ایسی تصانیف کو بہتوں کی نجات کا وسیلہ بنا سکتا ہے ؞

اب یہہ بات غور طلب ہے کہ اس قسم کی کتابوں کی اشاعت کا انتظام کیا ہو؟ اس کا جواب بالکل نیا نہیں ہے۔ جن کو خدا نے لکھنے کی توفیق بخشی ہے وہ لکھیں اور جو لکھہ نہیں سکتے وہ لکھنے والوں کی مدد کریں۔ کتابیں خرید کر تقسیم کریں۔ جو مصنفین لکھنے اور اپنے روپیہ سے چھپوا کر مفت تقسیم کرنے پر قادر ہیں وہ یہہ دونوں کام خدا کے جلال اور روحوں کو بچانے کے لئے نہایت سرگرمی سے شروع کریں اور جو دوسرے کام کی توفیق نہیں رکھتے وہ ایسی کتابوں کی قیمت سے صرف اس قدر روپیہ وصول کریں کہ اشاعت کا خرچ نکل آوے ؞

آخر میں مجھے مشنری ٹرکٹ سوسائیٹیز سے اس قدر عرض کرنا ہے کہ محمدی قوم کے لئے حتی الامکان ایسی کتابوں کی اشاعت کا اہتمام کریں جو صاف طور سے انصاف اور محبت کی روح میں مسیحی دین اور اس کی سچائی کو پیش کریں اور سوکھی بحث و خشک مناظرہ سے خالی ہوں ؞

راقم

ایم۔ ایم اسمعیل خان۔ کرسچن کالج الٰہ آباد

لفٹنٹ سوہمڈ پر جو اُڈیسہ کے غداروں کا

سرغنہ تھا زار روس نے فتوے دیا ہے کہ اسکو پھانسی دیئے جانے کے بجائے گولی سے مارا جاوے

سلطنت جرمن کی نئی مردم شماری کے بموجب وہاں

کی کل آبادی ۶۰۶۰۵۱۸۳ کی ہے ؞

سوکوتو کا مہدی ایک جنگ شدید کے بعد جنگ میں قتل ہوگیا

مسیحی خادم سے ایک شیعہ عالم کو شکست فاش

سوالات تحریری منجانب خادم العلماء و احسن المناظرین حافظ احمد مسیح واعظ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی بہ تحریک مقبول احمد شیعی بذریعہ خط بخدمت مخدومی مکرمی جناب ممتاز الافاضل مولوی سید محمد ہارون صاحب ساکن دہلی ملازم مدرسہ عربی سکول دام لطفہٗ بعد تسلیم آنکہ آپ نے رسالہ ثبوت شہادت میں تحریر فرمایا ہے کہ میری قلم مرزا حیرت صاحب کی کتاب کے جواب لکھنے میں بے چین ہے اور اس کے شایع ہونے میں ابھی دیر ہو لہٰذا آپ کی قلم کی بے چینی رفع کرنے کے واسطے چند سوالات ذیل بھیجکر امید کرتا ہوں کہ بہت جلد بسبیل ڈاک جواب مرحمت فرماویں گے اور آیندہ کتاب شایع ہونے سے پہلے پہلے وقتاً فوقتاً سوال بھیجتا رہوں گا تاکہ ان ایام میں آپکی قلم بے چین و بیقرار کا مشغلہ رہے اگر جواب دینے میں توقف کیا تو مضمون طبع کرا دیا جاویگا ؞

(۱) رسالت۔ نبوت۔ امامت۔ خلافت۔ انکا ثبوت کتب معتبرہ سے بدلایل مع نام و پتہ دو۔ اور فرق بھی دیکھاؤ کیا کیا ہے بتاؤ ان میں اکتسابی کون سی ہے اور دادالٰہی کون کون ہیں۔

(۲) آپ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو جو اولاد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بطن فاطمہ زہرہ سے ہے امام مانا ہے اور برخلاف ان کے دیگر اولاد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو امام نہیں مانا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام حسین کو اپنی والدہ کی طرف سے پہنچی ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہٗ امام نہ تھے۔ اگر یہہ کہا جاوے کہ زوجہ ثانی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فاطمہ زہرہ زوجہ اول سے کم رتبہ رکھتی تھیں اس لئے دیگر اولاد حضرت علی

رضی اللہ عنہ کو امام نہیں مانا۔ تو حضرت زین العابدین فرزند حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نجیب الطرفین ہی نہ تھے کیونکہ شہر بانو صاحبہ انکی والدہ زوجہ جناب امام حسین رضی اللہ عنہ یزدجرد کی اولاد ہے اور جنکو آپ غاصب کہتے ہیں یعنے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما انکی جنگ کی کمائی ہے اور غاصبوں کا مال نعاجواز روئے تقوی و پرہیزگاری کے غاصبوں سے مال لینا گویا غاصبوں کا غاصب بننا ہے پس نکاح و استعمال دونوں ناجائز ہوئے آپنے انکو امام کیوں مانا ہے؛

(۳) اگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ امام ہوتے تو انکی والدہ فاطمہ صاحبہ بنت اسد اپنے بیٹے اور پوتوں کے امام ہونے کی وجہ سے ام الائمہ مانی جاتی یا صرف ام الامام کا خطاب ہوتا سو ایسا نہیں کیا گیا اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ امام نہیں ہوئے دیکھو حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے حسین امام ہوئے ہیں اس لئے انکو ام الائمہ کہا گیا یہہ خصوصیت انکو بیٹوں کی وجہ سے ملی فاطمہ بنت اسد کے بیٹے علی کرم اللہ میں کوئی خصوصیت نہیں تھی اس سبب سے انکی والدہ صاحبہ کو بھی کوئی خصوصیت نہیں دیگئی؛

(۴) تباؤ جناب امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد کو باوجود نجیب الطرفین ہونے کے آپ امام کیوں نہیں مانتے ہیں جبکہ جناب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بھی امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت امامت کر چکے ہیں اگر یہہ کہا جاوے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت اسرار امامت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو سپرد کر دیئے تھے تو بتاؤ بموجودگی اولاد حقدار کے امام حسن رضی اللہ عنہ نے ایسا کیوں کیا۔ پس حقدار کو محروم رکھنا شیوہ خاندان نبوت ٹھہرا؛

(۵) نبوت اور امامت کبھی کسی عورت کو نہیں پہنچی لہذا دراثنا اولاد فاطمہ زہرہ امام نہیں ہوسکتی ہے اور نہ ہوسکتی ہوسکتی ہیں اور آپ کے اعتقاد کے موافق عیب دار امام نہیں ہوسکتا علاوہ بریں آپ خود جناب امام حسن وغیرہ کو شریروں میں قائم کر چکے ہیں کیونکہ یہہ پیشگوئی یسعیاہ نبی کی کہ۔ اسکی قبر بھی یعنے محمد صاحب کی، شریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی تھی پر وہ اپنے مرنے کے بعد دولتمندوں کے ساتھ ہوا کیونکہ اُس نے ظلم نہ کیا تھا اور اس کے منہ میں ہرگز چھل نہ تھا۔ محمد صاحب کے حق میں اخبار مطبوعہ دہلی مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۵ء المعروف اثنا عشری کے اندر لکھکر معنوی طور پر علانیہ اہلبیت کو نعوذ باللہ آپ شریروں میں ثابت کر چکے ہیں گو ظاہر الفاظات کے ساتھ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا گیا ہے لیکن وہ نیک اعمال اور دولتمندوں میں ٹھہرتے ہیں اور فی الحقیقت دولتمند ہوئے ہیں پس آیت مذکورہ بالا جن نبی کے حق میں چسپاں کیجاوے وہ یہہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ نبی اپنی زندگی میں شریروں کے ساتھ رہتا تھا اور اپنے مرنے کے بعد دولتمندوں یعنے صالحوں کیساتھ ہوا۔ بوجوہ بالا اور متذکرہ آپ کے ہاں سے امامت رخصت ہوئی؛

(۶) یہہ سوالات از روئے تحقیق آپکی خدمت مبارک میں روانہ کئے جاتے ہیں صرف انکا جواب تحریر کر بھیجدیں میری ذات اور اعتقاد اور مذہب پر کسی طرح کا حملہ نکریں اگر آپ کے ہاتھ میں واسطے قلم ہے تو میرے ہاتھ میں بھی لوہے کا قلم جس سے آپکو زیادہ تکلیف پہنچیگی؛

(نوٹ) چونکہ آپ اخبار مذکورہ بالا میں تحریر کر چکے ہیں کہ شہادت امام حسین اصول دین میں داخل نہیں ہے اور نہ شہادت امام مذکور پر مدار نجات ہے علاوہ مولوی سید حیدر علی صاحب نے اخبار اصلاح مطبوعہ قصبہ کجھوہ ضلع سارن میں جو بحیثیت رسالہ ماہواری نکلتا ہے۔ رسالہ ماہ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کے اندر صفحہ ۱۳ میں ارقام فرمایا ہے کہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ اصول دین اور فروغ دین میں داخل نہیں ہے اور نہ اس کے گریہ اور بکا پر مدار نجات ہے صرف واقعہ ہے۔ اور فرقہ شیعہ کا شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ پر ڈیرہ ڈنڈہ تھا کہ ہماری نجات اخروی کا باعث ہے سو وہ بے سود ثابت ہوگئی لہذا مایوس دل پیروان شہادت امام حسین کو ایک بیگناہ شفیع اور منجی اور شہید مظلوم کے کفارہ کی بشارت دیتا ہوں وہ کون ہے ہمارا خداوند یسوع ہے اسپر ایمان لاؤ تاکہ تمہارا کھیا کا بڑا جو منجدھار میں اٹک رہا ہے اُس کے سہارا لینے سے پار ہوجاوے ایمان لاتے ہی صورت اور سیرت بدلجائیگی اور تمام کلفتیں ظاہری اور باطنی دور ہوجاوینگی بلکہ ایک راست گو سیدھے سادھے ایماندار اور بے تعصب بنجاوگے؛

راقم

خادم العلماء۔ احسن الناظرین حافظ احمد مسیح واعظ
ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی

قاضی محمد اسلم صاحب سی۔ ایم۔ جی ڈویژنل جج فیروزپور کو ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء ۲۵ یوم کی رعایتی رخصت عطا ہوئی۔ خان صاحب مولوی محمد حسین صاحب انکی جگہ کام کرینگے؛

کیمپبل صاحب اسسٹنٹ کمشنر لاہور آئندہ موسم گرما کے لئے ڈلہوزی میں تعینات کئے جاینگے؛

سینٹ پٹیرزبرگ میں اس امر سے انکار کیا جاتا ہے کہ زار جاپان میں ایک گرینڈ ڈیوک بھیج رہا ہے

امریکہ میں ایک ریلوے سٹیشن کے نزدیک دو ٹرینوں کی ٹکر لگ گئی۔ ڈیڑھ سو مسافروں کے قریب ہلاک ہوگئے۔ اکثر جلتی ہوئی گاڑیوں میں جل بھن گئے



سکارس بھی ہیں۔ بلورڈروں کی آئے سال ترقی سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب اور صوبجات متحدہ کے مختلف حصص کے سیحیان کی توجہ اس طرف زیادہ مبذول ہو رہی ہے۔ اور اکثر لڑکیاں اپنے لوکل مدارس کو چھوڑ چھوڑ یہاں داخل ہو رہی ہیں۔ اسٹاف مدرسہ کا اعلیٰ درجہ کا ہے۔ عمارت مدرسہ کی بڑی خوش منظر اور دلکشا ہے۔ بورڈنگ فیس اول درجہ کی فی میز ماہوار پانچ روپیہ دوم درجہ کی فی میز للعہ روپیہ سوم درجہ کی فی میز للعہ بیس روپیہ ماہوار ہے۔ امریکن پریسبٹیرین مشن کے ملازمان سے خاص رعایت کی جاتی ہے۔ علاوہ دینی و دنیاوی تعلیم کے موسیقی۔ دستکاری اور ہر قسم کی زنانہ ورزش کی تعلیم دیجاتی ہے۔ تمام انتظام و تعلیم اعلیٰ پیمانہ پر ہے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے۔ اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی علمی استعانت کرے۔ نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں۔ سنڈے سکولوں اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دیجاتی ہے۔

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے	۶	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	عہ	"
" پچیس روپیہ سے کم ہو	عہ	"
" پندرہ روپیہ سے کم ہو	۱۲ر	"
" نو روپیہ سے کم ہو	۸ر	"

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے۔

پادری۔ اے۔ جی۔ میگاو۔ الموڑہ یو۔پی (صوبجات متحدہ)

ضرورت

گجرات پنجاب انڈین مشنری سوسائٹی گوادر نگر آباد ضلع گجرات پنجاب کے لئے ایک عیالدار تجربہ کار مسیحی نارنج مشنری کی ضرورت ہے۔ تنخواہ علاوہ مکان رہائش مبلغ عہ سے للعہ تک حسب لیاقت پنجابی اور انگریزی دان کو ترجیح دیجاویگی۔ درخواست معہ نقول اسناد مشتہر کے پاس آنی چاہئیں۔

المشتہر

دیدار سنگھ سکرٹری انڈین مشنری سوسائٹی گجرات پنجاب

ضرورت

ایک جونیر اینگلو ویکلر استاد کی ضرورت ہے۔ مسیحی کو ترجیح دی جائیگی۔ معہ نقول اسناد پتہ ذیل پر درخواستیں ہوں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر کہ کامل شہادت ہے ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن ایسے سستے طور پر یہ نہیں دیتا ہے اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے جس کسی کو چاہئے منیجنگ ڈائرکٹر صاحب خوشی اس فنڈ کی بابت پوری خبر دیں گے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ جو صاحب اس فنڈ میں شریک ہوں ان دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرانا چاہتے ہیں۔ ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجدیں۔

المشتہر

پادری والٹر جے۔ کلارک منیجنگ ڈائرکٹر لودکھانہ لاہور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ گا
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک " گا " ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	گا	ہے	سے
چوتھائی کالم	ہے	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	عہ
پورا کالم	عہ	عہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " " " " معہ محصول ہے
" سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام — پانچہزار روپیہ انعام

پانچہزار روپیہ انعام | مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب | پانچہزار روپیہ انعام

سرجن انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسرن نامور ڈاکٹرون ولایت اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ سرجن ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے۔ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ روپیہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سند | اِن سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟ | تازہ سند

۱- میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے خود بنایا ہے آپ خود اور بہت سے مریضوں پر استعمال کرکے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید ہے آنکھوں کی بیماری کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا میں انکو جنکی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو بے تردد سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے دھند خارش سرخی چشم کیواسطے انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا لہذا آپ نے اسقدر سستے داموں میں یہہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا احسان کیا ہے اس کا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں ؛

راقم پنڈت گنگا رام صاحب ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور ؛

۲- جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب زاد نوازشکم تسلیم مزاج شریف آپکے یہاں سے بذریعہ ویلیو۔ پی۔ ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا حد درجہ کا مفید ہوا۔ بلکہ صحت کلی ہوگئی۔ آپ کا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی سرخی چشم و پڑوال کی بجائے انگریزی ادویات کے شروع کیا ہے اور ابتدائی موتیا بند میں بھی مفید ہے بصارت کو طاقت دیتا ہے۔ بہت سے مریضوں پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے ایک تولہ سرمہ مفید اور بھیجدیں

راقم ڈاکٹر ریاض الدین مقام کرانگ ضلع چلیبا۔ سرحد ملک چین

۳- جناب پروفیسر صاحب تسلیم آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصہ سے دھند ناخنہ تھا۔ زنک لوشن کالنگ لوشن بورسیک لوشن لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا آپ کے سرمہ سے ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا ؛

راقم ڈاکٹر نوازش علی پنشنر۔ مقام۔ دیوبند۔

۴- جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سرمہ سفید ممیرے کا منگوا کر استعمال کیا۔ حد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی۔ آپ کا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ واقعی یہہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس لئے میں خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بہتر آنکھ کے لئے اور کوئی دوا نہیں ہے ؛

راقم مہاراج کنور جسونت پال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجگوان اودھ

۵- جناب پروفیسر صاحب تسلیم آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہہ سرمہ کمزوری چشم کیلئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بہت کمزور تھیں میں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا۔ اب میری یہہ کیفیت ہے کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہوں راقم میاں خورشید محمد خان خلف نواب رئیس محمد خان صاحب رئیس اعظم ریاست بھوپال

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار ۲۵۰۰۰ کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے اُسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کیلئے ۱۵ مارچ سنہ ۱۹ء میں جمع کیا گیا ہے ؛

پادری آر۔ ڈی۔ ٹرلیسی صاحب ایڈیٹر و منیجر اخبار نور افشان کیواسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ واصمی کے اہتمام سے چھپا

